

”المحكم فى نقط المصاحف“ میں التحلیل کے طریقے کے کتابت مصاحف میں استعمال کو ”بدعت“ اور ابو الاسود والے طریقے کو ”طریق سلف“ قرار دیتے ہیں۔ اور بڑی دلیل ان کی یہ ہے کہ یہ طریقہ (یعنی نقط) ایک تابعی بزرگ (ابو الاسود) نے شروع کیا تھا اور انہوں نے کتابت علامت کے لئے اپنے منتخب کاتب سے ”فَانْقُطْ“ اور ”اجْعَلْ نُقْطَةً“ (یعنی میری ہدایت کے مطابق — نقطے لگاؤ) کے الفاظ کہے تھے۔ (۵۲)

☆ یہی وجہ تھی کہ مغرب میں نقط مصاحف کا یہ پہلا طریقہ بلادِ مشرق کے مقابلے پر زیادہ عرصے تک رائج رہا بلکہ صفدی کے بیان کے مطابق اب تک بھی بلادِ مغرب میں کہیں کہیں یہی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے (۵۳) اور بعد میں جب التحلیل کا طریقہ وہاں بھی رائج ہو گیا، تب بھی کتابت مصاحف میں کئی علامات، حتیٰ کہ دورِ طباعت میں بھی، ابو الاسود کے طریق نقط والی ہی پر قرار رہیں۔ تونس، نایجریا، غانا، مراکش اور سوڈان کے مصاحف میں اسے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ البتہ متشابہ حروف کو متینز کرنے کے لئے حجاج — یامیکی اور نصر — والے طریقہ نقط الاعجام کو وہاں بھی شروع ہی میں اختیار کر لیا گیا تھا۔ اور اس فرق کی وجہ بھی غالباً یہ بنی کہ پہلی دو اصلاحات (ابو الاسود اور یامیکی) نصر کا عمل کے درمیان مدت کم تھی مگر التحلیل کا طریقہ اس سے قریباً سو سال بعد ایجاد ہوا۔ اس لئے اب وہ ”سلف صالحین“ کے طریقے کے خلاف معلوم ہونے لگا۔ اور اس نقط اعجام اور جدید ترتیب الفبائی میں بھی اہل مغرب کی کچھ ایسی خصوصیات ہیں جن کا ذکر ہم ابھی کر آئے ہیں۔

۲۴۔ تعلیمی اور تدریسی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے التحلیل کا طریقہ یقیناً بہتر تھا، اور ایک سیاہی کے استعمال کے باعث اس میں ایک سہولت بھی تھی، اس لئے بہت جلد یہ کتابت مصاحف میں بھی استعمال کیا جانے لگا۔ عالم اسلام کے مشرقی حصے میں تو اس نے مکمل طور پر ابو الاسود اور ان کے متبعین کے طریق نقط کی جگہ لے لی۔ خصوصاً خط نسخ کی ایجاد اور کتابت مصاحف میں اس کے استعمال کے بعد سے تو، التحلیل کے طریقے کو بھی قبول عام حاصل ہوا۔ علامات ضبط بذریعہ نقاط کا طریقہ خط کوئی [جو کتابت مصاحف میں مستعمل خط جسٹیل کی بنیاد پر ہے] کے لئے تو زیادہ موزوں تھا، اس لئے کہ خط کوئی اکثر و بیشتر

جلی قلم سے لکھا جاتا تھا۔ خط نسخ میں بالعموم نسبتاً باریک قلم استعمال ہوتا تھا اور اس کے لئے نقط بذریعہ حرکات کا طریقہ ہی زیادہ موزوں تھا — اور شاید یہ بھی ایک وجہ تھی کہ آہستہ آہستہ اس کا رواج بلاد مغرب میں بھی ہو گیا۔ مشرق اور مغرب میں ساتویں صدی ہجری تک (کے لکھے ہوئے) بعض ایسے مصاحف نظر آتے ہیں جن میں علامات ضبط بعض دفعہ دونوں طریقوں سے (ملی جلی) بھی استعمال کی گئی ہیں اور بعض علماء ضبط سے اس کی اجازت بھی ثابت ہے۔ (۵۴)

۲۵۔ ابھی یہ بتایا جا چکا ہے کہ نقاط کے ذریعے شکل المعاصف کا طریقہ طویل استعمال اور قریباً تین صدیوں کی اصلاحات کی وجہ سے قراءت اور تجوید کی اکثر و بیشتر ضروریات کے لئے زیادہ موزوں اور مکمل و مکتمفی ”نظام ضبط“ بن چکا تھا۔ بلکہ اس دوران قراءت سبعہ کی تدوین بھی عمل میں آگئی اور نقط و شکل کا یہ طریقہ مختلف روایات مثلاً حفص، قتادہ اور شاذان کے واسطے سے غیری کی مختص نطقی اور صوتی کیفیات کی رعایت کے لئے بھی موزوں کر لیا گیا تھا (۵۵)۔ اس لئے تحلیل کے طریقے کے متبعین نے بھی اس قسم کی تمام ضروریات کے لئے نقط المعاصف کے (اس سابقہ طریقے کے) اصول اور قواعد کو ہی اپنا رہنما بنایا۔ مثلاً پرانے طریقے کے مطابق ”اظہار“ کے لئے تنوین رفع و نصب کی صورت میں حرف منون کے اوپر، اور تنوین جر کے لئے حرف کے نیچے، دو متراکب (اوپر نیچے) نقطے (:) لگائے جاتے تھے اور ”اخفاء“ کے لئے اسی طرح حرف کے اوپر یا نیچے دو متتابع (آگے پیچھے) نقطے (..) لگائے جاتے تھے (۵۶)۔ نقط بالحرکات کی صورت میں اظہار کے لئے کتابت تنوین (مکرر حرکات) کی یہ شکل اختیار کی گئی (۵۷)۔ اسے اصطلاح میں ترکیب کہتے ہیں۔ اور اخفاء کے لئے اس سے مختلف صورت لے لی گئی (۵۸) اور اسے اصطلاح میں اتباع کہتے ہیں (۵۹)۔ اسی طرح ادغام، انقلاب، امالہ وغیرہ کے لئے نقط کے پرانے طریقے کو ضرورت کے مطابق ڈھال لیا گیا۔ مثلاً پہلے نون ساکنہ ماقبل با (ب) کے انقلاب بامیم کے لئے ”ن“ کو علامت سکون سے اور ”ب“ کو علامت تشدید سے معرّی رکھتے تھے یا ”ن“ پر سرخ سیاہی سے چھوٹی سی میم (م) بنا دیتے تھے۔ نقط بالحرکات میں اسی دوسرے طریقے کو اپنایا گیا۔ (۵۸)

۲۶۔ اس طرح مجموعی طور پر بلادِ مغرب اور بلادِ مشرق میں مختلف قسم کی علاماتِ ضبط رائج ہو گئیں۔ مگر اس تنوع سے صحتِ قراءت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہر علاقے کے لوگ اپنے ہاں کی رائج علاماتِ ضبط سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ بچپن سے ہی سب اسی مخصوص طریقِ ضبط کے مطابق قرآن مجید پڑھنا سیکھتے ہیں۔ البتہ ایک علاقے کے لوگوں کو دوسرے علاقوں کے مصاحف سے تلاوت کرنے میں ضرورتِ وقت پیش آسکتی ہے، اگرچہ قراء اور حفاظ کے لئے یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ عرب اور افریقی ممالک میں علاماتِ ضبط کی ان اصلاحات میں عموماً عربی زبان کے قواعد (صرف و نحو) کو زیادہ ملحوظ رکھا گیا ہے جبکہ بلادِ مشرق میں زیادہ تر صوت اور تلفظ کی ضروریات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com علم الفیض کی تدوین

۲۷۔ علم الفیض ایک عملی فن تھا اور مصاحف کے کاتب اور ناظر عموماً اس کی عملی تطبیقات سے واقف ہوتے تھے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ کاتب (خوشنویس) حضرات میں سے کم ہی اہل علم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس فن کے علماء نے ابتدائی دور سے ہی کُتَّابِ مصاحف کی رہنمائی کے لئے رسمِ ضبط اور وقف و وصل وغیرہ کے اصول و قواعد پر مستقل تالیفات تیار کرنا شروع کر دی تھیں۔ بہت سے دوسرے اسلامی علوم کی طرح علم الفیض میں بھی تالیف کی ابتداء ”نقط و شکل“ پر چھوٹے رسالوں یا کتابچوں سے ہوئی۔ آہستہ آہستہ محض علامات اور رموز کے بیان کے علاوہ فن کی مختصر تاریخ اور اس کے اصول و قواعد کے ساتھ ان کے علل و اسباب اور بعض دیگر مباحث کا بیان بھی ساتھ شامل کیا جانے لگا [مثلاً یہ بحث کہ کیا ایک ہی مصحف میں مختلف قراءات کے لئے الگ لگ علاماتِ ضبط اور مختلف رنگوں سے لگانا درست ہے؟ کیا ہر ایک حرف کو ”مضبوط“ کرنا ضروری ہے یا صرف التباس سے بچنے والے مقامات پر ہی علاماتِ ضبط لگانی چاہئیں وغیرہ] اس طرح اس فن کی جامع تالیفات وجود میں آئیں۔

۲۸۔ قواعد نقط و شکل (علم الفیض) پر سب سے پہلی تالیف کے طور پر ابو الاسود کی طرف منسوب ایک ”مختصر“ (۵۹) جاتا ہے۔ لیکن غالباً یہ رسالہ قواعد نقط کی

© rasailojaraid.com

بجائے قواعد نحو کے بارے میں تھا جو کُل چار اوراق پر مشتمل تھا^(۶۰)۔ ابن الندیم نے ”الکتاب المؤلف في النقط والشكل للقرآن“ کے تحت صرف چھ اشخاص کی کتابوں کا ذکر کیا ہے یعنی التحلیل (م ۱۷۰ھ) محمد بن عیسیٰ الاصفہانی (م ۲۵۳ھ) یزیدی (م ۲۰۲ھ) ابن الانباری (م ۳۲۷ھ) ابو حاتم بختانی (م ۲۵۵ھ) اور دینوری (م ۲۸۲ھ)^(۶۱)۔ الدانی کی المحکم فی نقط المصاحف کے محقق ڈاکٹر عزة حسن نے ان چھ کے علاوہ دس مزید علماء ضبط کا ذکر کیا ہے جن میں سے بلحاظ ترتیب زمانی آخری نام علی بن عیسیٰ الرمانی (م ۳۸۱ھ) کا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان میں سے کسی کی تالیف ہم تک نہیں پہنچی ہے^(۶۲) البتہ بعد میں آنے والی کتابوں میں ان تالیفات کے اقتباسات ملتے ہیں۔ المحکم میں الدانی (م ۴۴۴ھ) نے بعض ایسے لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے جنہوں نے اس فن میں ساید کوئی تالیف نہیں چھوڑی مگر وہ اپنے زمانے کے یا اپنے علاقے کے مشاہیر ناقلین مصاحف میں سے تھے۔^(۶۳)

۲۹۔ اس فن کی جو تالیفات ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے اہم اور جامع تصنیف ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی کی المحکم فی نقط المصاحف ہے [جو دمشق سے ۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر عزة حسن کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے] اسی موضوع پر الدانی کی ایک مختصر ”کتاب النقط والشکل“ بھی ہے جو ”المحکم“ سے پہلے کی تصنیف ہے اور جو اس کی علم الرسم پر مشہور کتاب ”المقنع“ کے ساتھ دمشق سے ہی ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ غالباً اس موضوع پر الدانی کی ایک تیسری تالیف (التنبیہ علی النقط والشکل) بھی تھی۔^(۶۴)

الدانی کے بعد اس موضوع پر اہم تالیف الخراز (م ۷۱۸ھ) کا ۱۳۵۵ آیات پر مشتمل ایک ارجوزہ ہے جس کا عنوان ”ضبط الخراز“ ہے اور یہ خراز کی علم الرسم پر مشہور کتاب مورد الظمان کا تتمہ ہے، خراز کے اس ارجوزے کی شرحوں میں سے مشہور شرح التنسی (م ۸۹۹ھ) کی ”الطراز فی شرح ضبط الخراز“ ہے^(۶۵)۔ یہ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی البتہ اس کے مخطوط نسخے متعدد کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اس کتاب میں

۳۰۔ ان مستقل تالیفات کے علاوہ بعض کتابوں میں ضمناً اور جزوی طور پر نقط و شکل کے قواعد سے بھی بحث کی گئی ہے۔ مثلاً ابن ابی داؤد کی کتاب المصاحف میں ایک فصل ”کیف تنقط المصاحف“ میں ابو حاتم بھستانی کی اس موضوع پر کتاب کے خاصے حصے نقل کئے گئے ہیں (۶۱)۔ دیگر مطبوعہ کتابوں میں سے ابن درستیہ (م ۳۶۴ھ) کی ”کتاب الکتاب“ میں اعجام اور شکل پر کچھ فصول ہیں (۶۷)۔ قلقشن دی کی صبح الاعشی کی تیسری جلد میں بھی نقط اور شکل کے بارے میں عمدہ معلومات ملتی ہیں۔ علم الرسم پر لکھی گئی اب تک غیر مطبوعہ کتابوں میں سے بھی بعض کے آخر میں علم الضبط پر بات کی گئی ہے۔

۳۱۔ علم الضبط کے اصول و قواعد پر مشتمل جن کتابوں یا بعض فصول کا اوپر ذکر ہوا ہے، ان میں وہ کتابیں بھی ہیں جو ابوالاسود اور ان کے متبعین کے نظام نقط و شکل سے بحث کرتی ہیں اور کچھ وہ بھی ہیں جو تحلیل کے طریقے پر مبنی ہیں۔ لیکن بہر حال ان سب میں بیان کردہ قواعد کا مطالعہ قلمی مصاحف پر ہوتا تھا۔ کیونکہ ان میں رسم اور ضبط کی بہت سی علامات اور رموز متن کی سیاہی کی بجائے مختلف رنگوں (مثلاً سرخ، سبز اور زرد) میں لکھی جاتی تھیں (۶۹)۔ دور طباعت میں رنگوں کا یہ تنوع برقرار رکھنا دشوار تھا، اس لئے طباعت کے تقاضوں کے مطابق بعض علامات رسم و ضبط کو تبدیل کرنا پڑا۔ ان جدید قواعد کے لئے ضبط مصاحف پر کچھ نئی تالیفات بھی وجود میں آئیں۔ ان میں سے الشیخ محمد علی الفیاض کی ”سمیر الطالبین“ الشیخ احمد ابو ذیحراح کی ”السبیل الی ضبط کلمات التنزیل“ اور الشیخ محمد سالم محیسن کی ”ارشاد الطالبین الی ضبط الکتاب المبین“ قابل ذکر ہیں۔

۳۲۔ اس کے علاوہ دور طباعت میں مصاحف کے آخر پر ایک معلوماتی ضمیمہ ”التعریف بھذا المصحف“ کے عنوان سے شامل کرنے کا رواج ہو گیا ہے، جس میں مصحف کے اندر استعمال کردہ طریق رسم و ضبط کی بھی وضاحت کی جاتی ہے۔

۱۔ اس قسم کے ضمیموں میں سے مشہور اور اولین وہ ضمیمہ ہے جو ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں مصر سے چھپنے والے ”مصحف الملک“ یا نسخہ امیریہ کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد سے متعدد مصاحف کے ساتھ اس قسم کے معلوماتی ضمیمے شائع ہو چکے ہیں۔

۳۰۔ ان مستقل تالیفات کے علاوہ بعض کتابوں میں ضمناً اور جزوی طور پر نقط و شکل کے قواعد سے بھی بحث کی گئی ہے۔ مثلاً ابن ابی داؤد کی کتاب المصاحف میں ایک فصل ”کیف تنقط المصاحف“ میں ابو حاتم بھستانی کی اس موضوع پر کتاب کے خاصے حصے نقل کئے گئے ہیں (۶۱)۔ دیگر مطبوعہ کتابوں میں سے ابن درستی (۳۶۴ھ) کی ”کتاب الکتاب“ میں انجام اور شکل پر کچھ فصول ہیں (۶۷)۔ قلعشندی کی صبح الاعشی کی تیسری جلد میں بھی نقط اور شکل کے بارے میں عمدہ معلومات ملتی ہیں۔ علم الرسم پر لکھی گئی اب تک غیر مطبوعہ کتابوں میں سے بھی بعض کے آخر میں علم الضبط پر بات کی گئی ہے۔

۳۱۔ علم الضبط کے اصول و قواعد پر مشتمل جن کتابوں یا بعض فصول کا اوپر ذکر ہوا ہے، ان میں وہ کتابیں بھی ہیں جو ابو الاسود اور ان کے متبعین کے نظام نقط و شکل سے بحث کرتی ہیں اور کچھ وہ بھی ہیں جو تحلیل کے طریقے پر مبنی ہیں۔ لیکن بہر حال ان سب میں بیان کردہ قواعد کا مطالعہ قلمی مصاحف ہی ہوتا تھا۔ کیونکہ ان میں رسم اور ضبط کی بہت سی علامات اور رموز متن کی سیاہی کی بجائے مختلف رنگوں (مثلاً سرخ، سبز اور زرد) میں لکھی جاتی تھیں (۶۹)۔ دور طباعت میں رنگوں کا یہ تنوع برقرار رکھنا دشوار تھا، اس لئے طباعت کے تقاضوں کے مطابق بعض علامات رسم و ضبط کو تبدیل کرنا پڑا۔ ان جدید قواعد کے لئے ضبط مصاحف پر کچھ نئی تالیفات بھی وجود میں آئیں۔ ان میں سے الشیخ محمد علی الفباع کی ”سمیر الطالین“ الشیخ احمد ابو ذیحار کی ”السبیل الی ضبط کلمات التنزیل“ اور الشیخ محمد سالم محسن کی ”ارشاد الطالین الی ضبط الکتاب المبین“ قابل ذکر ہیں۔

۳۲۔ اس کے علاوہ دور طباعت میں مصاحف کے آخر پر ایک معلوماتی ضمیمہ ”التعریف بهذا المصحف“ کے عنوان سے شامل کرنے کا رواج ہو گیا ہے، جس میں مصحف کے اندر استعمال کردہ طریق رسم و ضبط کی بھی وضاحت کی جاتی ہے۔

۱۔ اس قسم کے ضمیموں میں سے مشہور اور اولین وہ ضمیمہ ہے جو ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں مصر سے چھپنے والے ”مصحف الملک“ یا نسخہ امیریہ کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد سے متعدد مصاحف کے ساتھ اس قسم کے معلوماتی ضمیمے شائع ہو چکے ہیں۔

ان میں سے حسب ذیل مصاحف کے ”تعریفی ضمیمہ“ ہمارے موضوع یعنی علامات ضبط کے سلسلے میں قابل ذکر ہیں۔

۲۔ (مذکورہ بالا مصحف الملک کے بعد ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں قاہرہ سے ہی ”مصحف مصطفیٰ الحلبی“ کے نام سے ایک نسخہ قرآن شائع ہوا جس کے آخر پر بیان کردہ ”اصطلاحات الضبط“ اس لحاظ سے قابل ذکر ہیں کہ ان میں بعض نئی علامات ضبط بالکل پہلی دفعہ بیان ہوئی ہیں اور بعض ایسی علامات ضبط اختیار کر لی گئی ہیں جو مصر اور عرب ملکوں میں رائج نہیں، مگر مشرقی اسلامی ملکوں خصوصاً برصغیر میں رائج ہیں۔ (۷۰)

۳۔ حکومت شام کے زیر اہتمام ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں شائع ہونے والا مصحف، جس کے آخر پر جدول کی شکل میں اصطلاحات الضبط کا مختصر مگر جامع بیان موجود ہے۔ (۷۱)

۴۔ (۱۳۹۲ھ) میں مولوی ظفر اقبال صاحب مرحوم کا مرتب کردہ قریباً بیس صفحات کا ایک مقدمہ شامل ہے۔ اس میں انہوں نے مصحف میں مستعمل علامات ضبط کی تفصیل دی ہے۔ ان میں سے بعض علامات مصحف حکومت مصر (مصحف الملک) سے اور بعض مصحف مصطفیٰ الحلبی سے قدرے ترمیم کے ساتھ ماخوذ ہیں اور بعض بالکل نئی علامات ہیں، جو مولوی صاحب کی ہی وضع کردہ ہیں۔ مثلاً اسم جلالہ کے ”ل“ اور حرف ”ر“ کی ترقیق یا تفخیم کی علامات جو اس سے پہلے کسی مصحف میں استعمال نہیں ہوئیں۔ پاکستانی مصاحف میں سے یہ واحد مصحف ہے جس میں نہ صرف رسم عثمانی کی پابندی کی گئی ہے بلکہ مصحف میں مستعمل علامات ضبط کی وضاحت کردی گئی ہے۔

۵۔ ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء میں سوڈان سے ایک مصحف بروایۃ الدوری عن ابی عمرو البصری اور بکتابت محمود ابو زید، حکومت سوڈان کے اہتمام سے شائع ہوا۔ اس کے آخر پر ۱۸ صفحات کا ایک ”تعریفی ضمیمہ“ ہے جس میں سے دس صفحات علامات و اصطلاحات ضبط سے متعلق ہیں۔ اس مصحف کے ساتھ حکومت سوڈان نے ایک

کتابچہ بعنوان ”کتابۃ المصحف الشریف“ بھی شائع کیا تھا جس میں اس مصحف کی تیاری کی ساری کہانی بیان کی گئی ہے۔ اس کتابچہ میں علامات ضبط (خصوصاً صلہ، امالہ، تسہیل الحمرہ اور اختلاس جو روایت دوری میں متداول ہیں) سے متعلق بحث، کچھ تجاویز اور ان پر تنقید وغیرہ کا دلچسپ اور معلومات افزاء بلکہ فکر انگیز بیان موجود ہے۔ (۷۲)

۷۶۔ تونس سے بروایت قالون عن نافع دو مصاحف حال ہی میں شائع ہوئے ہیں۔ ایک ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں عبدالعزیز الخماسی کی کتابت کے ساتھ (ناشر مؤسسات عبدالکریم بن عبداللہ) دوسرا ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء میں الحاج زہیر کی کتابت کے ساتھ (ناشر الدار التونیہ)۔ ان ہر دو مصاحف کے آخر پر دس اور بارہ صفحات پر مشتمل ”ضمیمہ التعریف“ شامل ہیں۔

۸۔ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء میں سعودی حکومت کے زیر اہتمام ایک ایڈیشن بعنوان ”مصحف المدینۃ النبویہ“ شائع ہوا ہے۔ یوں تو یہ نسخہ ہر لحاظ سے دمشق سے الدار الشامیہ کے زیر اہتمام بکتابت عثمان شائع ہونے والے نسخے کی نقل ہے۔ مگر اس کے آخر پر دس صفحات کا ایک ”ضمیمہ التعریف“ بھی شامل ہے جس میں مصری نسخے کے ضمیمے پر کچھ اضافے بھی ہیں۔

۹۔ حکومت لیبیا کے زیر اہتمام ابھی پچھلے سال (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء) [یہ سال ہجری ۱۴۰۶ھ نے لکھا ہے، لیسی حکومت نے سنۃ ہجریۃ کا استعمال ترک کر دیا ہے] ایک نسخہ قرآن ”مصحف الجماہیریہ“ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ نسخہ بھی روایت قالون عن نافع پر مبنی ہے اور اس کی کتابت ابو بکر الساسی نے کی ہے۔ اس مصحف کے آخر پر قریباً پندرہ صفحات پر مشتمل ایک ”ضمیمہ التعریف“ شامل ہے۔ اس ضمیمہ سے علامات ضبط کے بارے میں کچھ نئی اور دلچسپ معلومات حاصل ہوتی ہیں جو دوسرے مصاحف کے اس قسم کے ضمیموں میں نہیں پائی جاتیں۔ (۷۳)

۳۳۔ علم الفسط کی کتابوں اور مصاحف کے ساتھ شامل تعارفی ضمیموں کے علاوہ، کتابت مصاحف میں علامات ضبط کے تنوع اور اس فن کے اصول و قواعد کی

عملی تطبیقات سے آگاہی حاصل کرنے کا تیسرا بڑا ذریعہ مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں میں لکھے گئے وہ قلمی مصاحف بھی ہیں جو دنیا بھر کے پبلک اور پرائیویٹ ذخیروں میں اب بھی بکثرت موجود ہیں۔ اگرچہ ان تک رسائی اور تقابلی مطالعہ کے لئے ان کا حصول کار دشوار ہے^(۷۴)۔ البتہ ان میں سے بعض کے نمونے رنگ دار طباعت کے ذریعے بعض کتابوں میں یا دوسری صورتوں میں دستیاب ہیں اور اہل ذوق ان سے استفادہ کر سکتے ہیں^(۷۵)۔ سادہ فوٹو طباعت میں بھی (یعنی سفید و سیاہ میں بھی) بعض نمونے ملتے ہیں۔ مگر ان سے رنگ دار علامات ضبط کے استعمال کی کیفیت معلوم نہیں کی جاسکتی۔ (جاری ہے)

© rasailojaraid.com

حواشی

۵۲۔ المحکم ص ۴۳ نیز غانم ص ۵۰۱ بعد۔

۵۳۔ صفحہ ص ۱۲۔

۵۴۔ حوالہ نمبر ۵۳، غانم ص ۵۲۲، حوالہ ابن السنائی نیز دیکھئے لنگر (۱۱) پلیٹ نمبر ۳۵، ۱۹۷۱ اور ۹۸۔

۵۵۔ ماہرین فن و فن کی مخصوص کتابوں کے ذریعے تمام ہی قراءات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف چار روایات کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ زیادہ تر یہی مختلف علاقوں میں رائج ہو گئی تھیں اور ان علاقوں میں عوام کے لئے تیار کردہ مصاحف میں حسب روایت ہی ضبط کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ اور قراءات کا یہ انتشار اور رواج اب تک جاری ہے۔ مثلاً اس وقت حفص کی روایت تمام ایشیائی ممالک اور مصر میں، قالون کی روایت لیبیا اور تیونس میں، ورش کی روایت مراکش، نائیجیریا اور غانا میں اور الدور کی روایت یمن اور سوڈان میں رائج ہے۔ اور ان روایات و قراءات کے مطابق مصاحف مطبوعہ دستیاب ہیں۔

۵۶۔ المقنع ص ۱۲۔

۵۷۔ الطراز ورق ۱۲/ب نیز دیکھئے المحکم ص ۷۲ جہاں اسے ”نقط علی الطول“ اور ”نقط علی العرض“ کہا گیا ہے۔

۵۸۔ المحکم ص ۷۶۔ ۷۵۔ اور الطراز ورق ۱۷/ب۔

۵۹۔ المحکم ص ۴

۶۰۔ الفہرست ص ۶۱ © rasailojaraid.com

۶۱۔ الفہرست ص ۵۳ ابن الندیم نے یزیدی کی وضاحت نہیں کی۔ ڈاکٹر عزة حسن نے اپنے مقدمہ میں یحییٰ بن مبارک یزیدی (م ۲۰۲ھ) اور اس کے تین بیٹوں (یزید یون) کا ذکر کیا ہے۔ مگر زر کلی نے صرف ابراہیم بن یحییٰ (م ۲۲۵ھ) کا مؤلف "کتاب النقط والشکل" ہونا بیان کیا ہے۔ دیکھئے الاعلام ج ۱ ص ۲۳۸ و ج ۹ ص ۷۴۔

۶۲۔ المحکم (مقدمہ محقق) ص ۳۲-۳۳

۶۳۔ نفس المصدر (المحکم) ص ۹

۶۴۔ حوالہ نمبر ۶۲ ص ۲۵

۶۵۔ الطراز ورق ۱/ب نیز غانم ص ۴۸۲

۶۶۔ المصاحف : ص ۱۴۴ بعد

۶۷۔ ابن درستیہ ص ۵۳ بعد (دو فصلیں)

۶۸۔ دیکھئے غانم ص ۴۸۲ بعد

۶۹۔ الفہرست ص ۵۳ ابن الندیم

۷۰۔ مصحف الحلی ص ۵۲۲۔ اس مصحف کے ضمن میں ایک قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ ۱۹۶۰ء کے درمیان فقیر وحید الدین کے زیر اہتمام اسی مصحف کے عکس پر مبنی ایک خوبصورت رنگ دار ایڈیشن شائع ہوا تھا۔ پھر اسی کی ایک ہو سو نقل تاج کمپنی نے بھی شائع کر دی تھی۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ اس پاکستانی نسخے کے آخر پر اصطلاحات الضبط کا اصلی مصری نسخے والا بیان توجوں کا توں موجود ہے لیکن مصحف کے اندر بعض مذکورہ علامات کو بدل دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں یہ کیوں اور کیسے کیا گیا ہے۔ غالباً غیر مانوس علامات ضبط کے بارے میں جمالت اور تعصب ہی اس تبدیلی کا باعث بنا۔

۷۱۔ ابن الندیم نے مجستانی کی کتاب النقط والشکل کا بھی "مجد اول و وارات" ہونا بیان کیا ہے۔ دیکھئے الفہرست ص ۵۳۔

۷۲۔ پوری تفصیل کے لئے دیکھئے "کتابۃ المصحف" (مذکورہ کتابچہ) ص ۶۳ تا ۱۸۔

۷۳۔ مذکورہ بالا جن مصاحف کے ساتھ روایت قراءت کی تصریح نہیں کی گئی وہ سب بروایت حفص عن عاصم ہیں۔ روایت ورش عن نافع پر مبنی متعدد ملکوں کے مطبوعہ مصاحف عام ملتے ہیں مگر ان میں سے کسی کے ساتھ اس قسم کا ضخیم برائے تعارف علامات ضبط دیکھنے میں نہیں آیا۔

۷۴۔ غانم ص ۱۰۔ ڈاکٹر غانم کو اپنی کتاب "رسم المصحف" کے لئے "دار الکتب المصریہ" سے بمشکل نو (۹) قلمی مصاحف سے استفادہ کا موقع مل سکا۔ دیکھئے ان کی فہرست مصادر ص ۸۵ بعد۔

۷۵۔ مثلاً لنگر کی دونوں کتابیں (۱-۱۱) آربری کی کتاب، بعض رسائل اور جرائد میں شائع ہونے والے

۷۶۔ الفہرست ص ۵۳ ابن الندیم